نقد و نظر — ڈاکٹر حافظ محمد اسحٰق زاہد

مسئلہ تراویح اور سعودی علماء

مکہ مکرمہ کی مسجد حرام میں ۲۰ تراویح کے بارے میں اکثر و بیشتر سوال کیا جاتا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی سنت آٹھ سے زیادہ تراویح نہیں ہیں، تو پھر بیت اللہ میں اس پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا۔ ایک طرف سعودی عرب کی تمام مساجد میں جو اکثر و بیشتر حکومت کے ہی زیر نگرانی ہیں، آٹھ تراویح پڑھی جاتی ہیں، پھر بیت اللہ میں کیوں ۲۰ تراویح پڑھائی جاتی ہیں؟ تراویح کے بارے میں سعودی عرب کے جید علما کا موقف کیا ہے؟ زیر نظر مضمون میں اسی مسئلہ کو زیر بحث بنایا گیا ہے۔ ح م

① صحیح بخاری میں مروی ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا: رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسے تھی؟ تو اُنہوں نے جواباً کہا:

"ما كان يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة"

(صحیح بخاری: ۲۰۱۳)

''رسول اللہ ﷺ رمضان میں اور دیگر مہینوں میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔''

② حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رمضان میں آٹھ رکعات اور وتر پڑھائے، اگلی رات آئی تو ہم جمع ہوگئے، اور ہمیں امید تھی کہ آپؐ گھر سے باہر نکلیں گے لیکن ہم صبح تک انتظار کرتے رہ گئے۔ پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلے میں بات کی تو آپؐ نے فرمایا: مجھے خطرہ تھا کہ کہیں تم پر فرض نہ کر دیا جائے۔''

(صحیح ابن خزیمہ: ۱۰۷۰، ابن حبان ۲۴۰۱، ابویعلی ۳/ ۳۳۶، صحیح بخاری ۲۰۱۲)

اس حدیث کی سند کو شیخ البانیؒ نے تخریج صحیح ابن خزیمہ میں حسن قرار دیا ہے، اس کے راوی عیسیٰ بن جاریہ پر کچھ محدثین نے جرح کی ہے جو مبہم ہے، اور اس کے مقابلے میں ابوزرعہؒ اور ابن حبانؒ نے اس کی توثیق کی ہے، لہٰذا اسے جرحِ مبہم پر مقدم کیا جائے گا۔

③ امام مالک نے سائب بن یزید سے روایت کیا ہے کہ ''حضرت عمرؓ نے اُبی بن کعبؓ